انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں

فیصلہ مرزا

فاتح قادیان

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

http://www.anti-ahmadiyya.org

فیصلہ مرزا.......... پہلے مجھے دیکھئے

دیباچہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم. نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین.

''مرزا غلام احمد قادیانی ۱۲۶۱ھ میں پیدا ہوئے۔''

(تریاق القلوب ص۶۸۔ خزائن ج۱۵ ص۲۸۳)

اور ۱۳۲۶ ہجری مطابق ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے۔ جوانی میں آپ کچہری سیالکوٹ میں پندرہ روپے کے محرر مقرر ہوئے تھے۔ (سیرت المہدی حصہ اول ص۴۳،۴۴۔ روایت نمبر۴۹)

بعد ازاں آپ نے تصنیف پر توجہ کی تو اس حالت میں آپ الہام کے مدعی ہوئے۔ یہاں تک کہ ۱۳۰۸ھ میں آپ نے اعلان کیا کہ احادیث شریفہ میں جس مسیح موعود اور مہدی کے آنے کی خبر آئی ہے وہ میں ہوں۔

چونکہ مسیح موعود کے حق میں نبی اور رسول کا لقب بھی آیا ہے تو آپ نے اپنے حق میں نبی کا لقب بھی اختیار کیا۔

آپ نے اپنی مسیحیت موعودہ ثابت کرنے کے لئے دو طریق اختیار کئے۔ ایک نقلی، دوسرا الہامی۔ نقلی سے مراد یہ ہے کہ آیات اور احادیث سے اس طرح استدلال کیا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام چونکہ فوت ہو چکے ہیں وہ دوبارہ دنیا میں نہ آئیں گے اس لئے جس مسیح موعود کے آنے کی خبر ہے وہ مثیل مسیح ہے جو میں ہوں۔ اور جو مسیح موعود کے ظہور کا مقام دمشق آیا ہے اُس سے مراد قادیان ہے۔ (ازالہ اوہام حاشیہ ص۶۶،۶۷۔ خزائن ج۳ حاشیہ ص۱۳۵،۱۳۶)

الہامی طریق سے یہ مراد ہے کہ آپ نے اپنے دعوے کے اثبات میں کئی ایک الہام شائع کیے جن میں آئندہ زمانہ کے متعلق خبریں تھیں جن کی بابت کہا کہ یہ خبریں مجھے خدا نے بتائی

http://www.anti-ahmadiyya.org

ہیں جن کا ظہور میری سچائی کا ثبوت ہے۔ (جوافسوس پوری نہ ہوئیں) اسی ضمن میں کئی ایک مسائل میں علماء اسلام سے اُنہوں نے اختلاف کیا۔ علماء اسلام نے ان کے جواب میں بکثرت کتابیں لکھیں۔ خاکسار نے بھی کئی ایک کتابیں ان کے جواب میں شائع کیں جن میں اُن کے دونوں طریقوں پر کافی بحث کی گئی۔ کتابوں کے علاوہ اپنے اخبار ''اہلحدیث'' میں سالہا سال تک اُن کا تعاقب کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُنہوں نے ایک اعلان شائع کیا جس کا نام ہے:

''مولوی ثناءاللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ''

اس اشتہار میں اُنہوں نے خدا سے بڑی عاجزی اور الحاح سے دعا کی کہ ہم دونوں (مرزا اور ثناءاللہ) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے۔ اس کے بعد وہ جلدی ایک سال ایک ماہ کے بعد اپنی دعا سے فوت ہو کر سارا فیصلہ کر گئے اس آسمانی فیصلہ پر بھی اُن کے اتباع سے مذاکرہ ہوتا رہا۔ آخر انہوں نے اعلان کیا کہ مولوی ثناءاللہ کا دعویٰ اعلان مذکور سے ثابت نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ بفیصلۂ ثالث جیت جائیں تو ہم اُن کو مبلغ تین سو روپیہ انعام دیں گے۔

چنانچہ مباحثہ بمقام لدھیانہ ہوا جس کا انجام یہ ہوا کہ مبلغ تین سو روپیہ خاکسار نے اُن سے وصول کر لیا۔ لہُ الحمد۔

ہندوستانی تو مرزا قادیانی کے حالات اور مقالات سے خوب واقف ہیں مگر عرب اور دیگر بلادِ اسلامیہ کے لوگ بوجہ نہ جاننے اُردو زبان کے اُن کے حالات اور جوابات سے واقف نہیں۔ مرزا قادیانی نے یہ گر سمجھا تھا کہ بیرونِ ہند اُردو جاننے والے نہیں ہیں' اُنہوں نے اپنے متعلق عربی میں کتابیں شائع کیں جو عربی ممالک میں پہنچیں تو اُن ممالک کے علماء نے حالات دریافت کیے۔ موصوف کے مفصل حالات اور مباحثات تو بہت طول چاہتے ہیں اس لئے بحکمِ عربی مثل شائقین کے لئے اُن سب میں سے آخری فیصلہ کے متعلق یہ رسالہ اُردو اور عربی میں شائع کیا گیا۔

اللہ سے ڈرنے والے منصف مزاج محققین سے امید ہے کہ اس مختصر رسالہ کو بنظرِ غور و انصاف ملاحظہ فرمائیں گے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

خادمِ دین اللہ ابوالوفا ثناءاللہ کفاہ اللہ

امرتسر۔ پنجاب۔ جنوری ۱۹۳۱ء

http://www.anti-ahmadiyya.org

دعاوی مرزا

(۱) ''میں مسیح موعود ہوں۔'' (ازالہ اوہام ص۱۵۶۔خزائن ج۳ص۱۸۰)

(۲)

ایک منم کہ حسب بشارات آمدم۔
عیسیٰ کجاست تا بنہد پابمنبرم

(ازالہ اوہام ص۱۵۸۔خزائن ج۳ص۱۸۰)

(۳)

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص۲۰۔خزائن ج۱۸ص۲۴۰)

خدا نے مرزا جی کو فرمایا:

(۴) ''آسمان سے کئی تخت اُترے پر تیرا تخت سے اوپر بچھایا گیا۔''

(حقیقۃ الوحی ص۸۹۔خزائن ج۲۲ص۹۲)

مرزا صاحب فرماتے ہیں:

(۵) ''خدا کے عظیم الشان نشان بارش کی طرح ہے ہیں اور غیب کی باتیں میرے پر کھل رہی ہیں۔ ہزارہا دعائیں اب تک ہوں ہو چکی ہیں۔''

(تریاق القلوب ص۶۔خزائن ج۱۵ص۱۴۰)

(۶) خدا نے مجھے کہا: ''لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ''

(حقیقۃ الوحی ص۹۹۔خزائن ج۲۲ص۱۰۲)

خدا نے مجھے کہا: '' انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون. ''

http://www.anti-ahmadiyya.org

(حقیقۃ الوحی ص۱۰۵۔خزائن ج۲۲ص۱۰۸)

(۸) مرزا قادیانی فرماتے ہیں: ''خدانے مجھے کہاانت اسمی الاعلیٰ۔''

(اربعین نمبر۳ ص۳۴۔خزائن ج۱۷ص۴۲۳)

(۹) مرزا قادیانی کا قول ہے: ''مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ...... میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں اور سورج ہوں جس کو دشمنی اور کینے کا دھواں چھپا نہیں سکتا۔''

(خطبہ الہامیہ ص۵۲۔خزائن ج۱۶ص ایضاً)

(۱۰) مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ: ''مجھے خدا کی طرف سے دنیا کو فنا کرنے اور پیدا کرنے کی طاقت دی گئی ہے۔'' (خطبہ الہامیہ ص۵۶۔خزائن ج۱۶ص ایضاً)

(۱۱) ''میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہ ہوگا مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔'' (خطبہ الہامیہ ص۷۰۔خزائن ج۱۶ص ایضاً)

(۱۲) مرزا قادیانی فرماتے ہیں: ''یہ میرا قدم ایک ایسے منار پر ہے جو اُس پر ہر ایک بلندی ختم ہوگئی۔'' (خطبہ الہامیہ ص۷۰۔خزائن ج۱۶ص ایضاً)

(۱۳) مرزا جی کہتے ہیں: ''جو کوئی میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت وہ میرے سردار خیرالمرسلین (ﷺ) کے صحابہ میں داخل ہوگیا۔''

(خطبہ الہامیہ ص۲۵۸، ۲۵۹۔خزائن ج۱۶ص ایضاً)

حدیث شریف میں آنحضرتﷺ نے اپنے حق میں فرمایا ہے کہ قصر نبوت کی میں آخری اینٹ ہوں۔ مرزا قادیانی اپنے حق میں لکھتے ہیں:

(۱۴) ''پس اے ناظرین میں وہی آخری اینٹ ہوں۔''

(خطبہ الہامیہ ص۱۷۸۔خزائن ج۱۶ص ایضاً)

(۱۵)
آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام

(نزول المسیح ص۹۹۔خزائن ج۱۸ص۴۷۷)

یہ دعاوی سب کے سب گو اعلیٰ مراتب کے ہیں لیکن ہیں تو انسانی درجہ کے۔ اب ہم مرزا قادیانی کا ایک مقولہ اور پیش کرتے ہیں جس سے ان کی شان انسانیت سے ارفع معلوم ہوتی فرمایا:

http://www.anti-ahmadiyya.org

(۱۶) ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہو بہو اللہ ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴۔ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

مرزا قادیانی کے دعوے تو اور بھی ہیں۔ ہمیں ان حوالجات سے یہ دکھانا مقصود ہے کہ مرزا قادیانی نے جو ہمارے ساتھ فیصلہ کے لئے دعا شائع کی تھی اُس کی قبولیت یقینی ہے کیونکہ مرزا قادیانی ایسے رفیع الشان ہونے کے مدعی تھے کہ آپ کی دعا بھی معمولی کسی مریض یا حاجت مند کے لئے نہیں بلکہ حق اور باطل' اہل حق اور اہل باطل میں فیصلہ کرانے کے لئے کافی تھی۔ اس کا قبول ہونا ضروری ہے۔

پس مذکورہ بالا حوالجات کو ملحوظ رکھ کر مرزا قادیانی کا دعائیہ اشتہار ملاحظہ کریں جو نیچے درج ہے:۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم. نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم.

یستنبئونک احق ھو. قل ای وربی انہ لحق.

''بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔ السّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود' کذاب' دجال' مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں ان تہمتوں اور اُن الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی ہی میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی ہی میں ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف

http://www.anti-ahmadiyya.org

ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشین گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون وہیضہ وغیرہ امراضِ مہلکہ سے۔ بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت ''لا تقف مالیس لک بہ علم'' پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں درحقیقت کذاب، مفسد ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ آمین۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔''

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایّد

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء

(مجموعۂ اشتہارات ج ۳ ص ۵۷۸۔۵۷۹)

......☆......

ناظرین! اس اشتہار کو مکرر ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا قادیانی نے اس میں میرے ذمہ بھی کوئی کام رکھا ہے؟ نہیں۔ محض دعا کے ذریعہ خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں کہ:

''محض دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔''

اس فقرہ کے بعد اخیر اشتہار میں آپ نے صاف لکھا ہے کہ:

''اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔''

پس اشتہار کی اندرونی شہادت سے بھی یہی ثابت ہے کہ اس دعا کے متعلق میرا کام کچھ نہیں، نہ میرے اقرار قبولیت کے لئے شرط ہے نہ انکار باعثِ ردّ۔ بلکہ جو کچھ ہے وہ دعا مرزا قادیانی ہے اور بس۔ یہ تو ہے اشتہار کا نفس مضمون اب ہم بتاتے ہیں کہ اس دعا کے قبول ہونے کا کیا قرینہ ہے۔

پہلا قرینہ:۔ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کہتے ہیں:

''مجھے بارہا خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے تو میں تیری سنوں''

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۵ ص ۴۔ خزائن ج ۱۵ ص ۵۱۵)

نیز فرمایا۔ خدا کی طرف سے مجھے الہام ہوا:

''میں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا مگر شرکاء (برادری) کے متعلق نہیں۔''

(تریاق القلوب ص ۳۸۔ خزائن ج ۱۵ ص ۲۱۰)

دوسرا قرینہ:۔ جو خاص اس دعا سے تعلق رکھتا ہے۔ مرزا قادیانی کے الفاظ ہیں:

''ثناء اللہ کے متعلق جو لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اُس کی طرف ہوئی۔ اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا۔ ''اجیب دعوۃ الداع'' صوفیاء کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے۔ باقی سب اس کی شاخیں۔'' (کلام مرزا در بدر ۲۵/اپریل ۱۹۰۷ء۔ ملفوظات ج ۹ ص ۲۶۸)

http://www.anti-ahmadiyya.org

پس مرزا قادیانی کی اس دعا میں مرزا قادیانی کی شخصیت اور مرتبت کے علاوہ مرزا قادیانی کا الہام اجیب دعوۃ الداع ملا لیا جائے تو ذرہ بھر اس میں شک نہیں رہتا کہ مرزا قادیانی کی یہ دعا اللہ کے نزدیک مقبول تھی چنانچہ وہ اس دعا کے مطابق ربیع الاول ۱۳۲۶ھ موافق ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو مرض ہیضہ سے انتقال کر گئے۔

حضرت نوح علیہ السلام اور مرزا قادیان

گو بعد مذکورہ ثبوت (اقرار مرزا اور الہام مرزا وغیرہ) کے کسی چیز کی ضرورت نہیں تاہم بطور مثال ہم حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ پیش کرتے ہیں:

حضرات انبیاء کرام میں حضرت نوحؑ کو ہم نے اس لئے منتخب کیا ہے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے:

''براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں خدا تعالیٰ نے میرا نام نوح بھی رکھا ہے اور میری نسبت فرمایا ہے۔'' وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ. '' یعنی میری آنکھوں کے سامنے کشتی بنا اور ظالموں کی شفاعت کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کر کہ میں ان کو غرق کروں گا۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۸۶۔ خزائن ج ۲۱ ص ۱۱۳)

ایک مقام پر لکھا ہے:

''مجھے بارہا خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے میں تیری دعا سنوں گا۔ سو میں نوح نبی کی طرح دونوں ہاتھ پھیلاتا ہوں اور کہتا ہوں ''رب انی مغلوب''

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۵ ص ۴۔ خزائن ج ۱۵ ص ۵۱۵)

چونکہ مرزا قادیانی نے دعا کے موقع پر حضرت نوح علیہ السلام سے اپنی مشابہت بتائی ہے اس لئے ہم نے بھی عنوان بالا میں مرزا قادیانی کے ساتھ حضرت نوح علیہ السلام کو لکھ کر ناظرین کرام خصوصاً پیروانِ مرزا قادیانی کو توجہ دلائی ہے۔ پس وہ سنیں:

حضرت نوح کی دعا کی طرف کچھ تو مرزا قادیانی نے منقولہ اقتباس میں اشارہ کیا ہے اور کچھ الفاظ ہم نقل کرتے ہیں۔ حضرت ممدوح کی دعا اور اس کا انجام قرآن مجید میں مذکور ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

http://www.anti-ahmadiyya.org

" قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ وَنَسْرًا وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا وَّلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا مِمَّا خَطِیْٓئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا. (نوح: ۲۱ تا ۲۶)

''نوح نے (ہماری جناب) میں عرض کیا کہ اے میرے پروردگار ان لوگوں نے میرا کہا نہ مانا اور ان (نابکار لوگوں) کے کہنے پر چلے جن کو ان کے مال اور ان کی اولاد نے (فائدہ کی جگہ الٹا) اور نقصان ہی پہنچایا اور انہوں نے (میرے ساتھ) بڑے بڑے فریب کئے اور (ایک دوسرے کو) بہکایا کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور نہ وڈ (بت) کو چھوڑنا اور نہ سواع کو اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو اور (یہ لوگ ایسی ایسی باتیں سمجھا سمجھا کر) بہتیروں کو گمراہ کر چکے ہیں اور ایسا کر کہ ان ظالموں کی گمراہی روز بروز بڑھتی ہی چلی جائے (کہ آخر کار مستوجب عذاب ہوں چنانچہ) اپنی ہی شرارتوں کی وجہ سے غرق کر دیئے گئے (اور) پھر دوزخ میں ڈال دیئے گئے اور خدا کے سوا کوئی مددگار بھی ان کو بہم نہ پہنچے اور نوح نے (اُن کے حق میں یہ بھی بد) دعا کی کہ اے میرے پروردگار (ان) کافروں میں سے (کسی متنفس کو بھی زندہ) نہ چھوڑ (کہ) روئے زمین پر رستا بستا (نظر آئے)۔''

ان آیاتِ قرآنیہ میں مما خطیئٰتھم سے انصارا تک دعا کا نتیجہ ہے یعنی حضرت نوح علیہ السلام نے قوم کی بے فرمانی سے رنجیدہ خاطر ہو کر ان کے حق میں بددعا کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ غرق کئے گئے اور ان کی وہی حالت ہوئی جو مرزا قادیانی نے قرآن کی آیت میں بتائی ہے کہ خدا نے حضرت نوح کو فرمایا ''میں ان کو غرق کروں گا''۔

ناظرین! اس دعا کو مرزا قادیانی کی دعا کے سامنے رکھ کر پڑھیں۔ تو دونوں دعاؤں کا مضمون ایک ہی پائیں گے کہ اہل کفر و اہل باطل کو ہلاک کر۔ نتیجہ بھی دونوں کا واحد ہوا کہ اہل باطل اہل حق کے سامنے ہلاک ہو گیا۔ فللہ عاقبۃ الامور. لہ الحمد ۔خدا کی بڑی شان ہے جو زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

اعذار اتباع مرزا

معاملہ کتنا ہی صاف ہو مگر حجتی آدمی ہر بات میں حجت پیدا کر سکتا ہے۔ انبیائے کرام علیہم السلام کی زمانہ میں کیسی صفائی سے نشانات نمودار ہوتے تھے جن کو قرآن شریف میں بیّنات اور بصائر کے نام سے موسوم کیا گیا تاہم منکرین کا قول تھا کہ:

''یہ قدیم جادو ہے۔''

اسی طرح مرزا قادیانی کا معاملہ اُن کی دعا سے طے ہو گیا۔ تاہم اُن کے اَتباع نے عذر تراشے اور مجھے مباحثہ کا چیلنج دیا۔ میں نے آسمانی فیصلہ کو کافی جان کر چندروز خاموشی اختیار کی تو فتح یاب ہونے پر بعد فیصلہ ثالث تین صد روپیہ انعام کا وعدہ کیا جو میرے کہنے پر جناب مولوی محمد حسن صاحب مرحوم رئیس لدھیانہ (پنجاب) کے پاس امانت رکھوادیئے گئے اور مباحثہ ۱۵راپریل ۱۹۱۲ء بمقام لدھیانہ مقرر ہوا۔ روئیداد مباحثہ الگ رسالہ ''فاتح قادیاں'' کے نام سے مطبوع ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بفیصلۂ مسلّمہ ثالث غیر مسلم سردار بچن سنگھ جی پلیڈر کے فیصلہ سے میں مظفر و منصور ہوا اور سہ صد کے بیس پونڈ میں نے وصول کئے۔ للہ الحمد۔

اب تو آسمانی فیصلے کے ساتھ زمینی فیصلہ بھی متفق ہو گیا اس کا نتیجہ چاہئے تھا کہ یہ ہوتا کہ اَتباعِ مرزا تائب ہو کر سنتِ نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کے متبع ہو کر سیدھے سادھے مسلمان ہو جاتے مگر مرزائی اور خموشی ضدان مفترقان ای تفرق

انہوں نے اس فیصلے کو بھی جھٹلایا اور اپنی طرف سے عذرات تلک شائع کیے۔

عذر اول: یہ کیا گیا کہ یہ دعا محض دعا نہ تھی بلکہ دعا مباہلہ تھی یعنی مرزا قادیانی نے اس دعا کے ذریعہ مولوی ثناء اللہ کو دعوت دی تھی کہ تم بھی اسی طرح کہو تا کہ مباہلہ ہو کر فیصلہ ہو جائے کیونکہ مرزا قادیانی اور مولوی ثناء اللہ میں عرصہ سے مباہلہ کی بابت مکاتبت ہو رہی تھی۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے اُن کو کتاب ''انجام آتھم'' میں بشمول علماء کرام دعوتِ مباہلہ دی تھی۔

اس کے بعد اس کے متعلق چھیڑ چھاڑ ہوتی رہی جس کی آخری کڑی یہ اشتہار ''آخری فیصلہ'' ہے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری متبع مرزا کے الفاظ یہ ہیں:

''مولوی ثناء اللہ صاحب نے بالمقابل قسم کھانے سے انکار کیا یہاں تک لکھ دیا کہ میں تمہاری قسم کا اعتبار نہیں کرتا تو پھر آپ نے اُس اشتہار میں جس کا عنوان ہے

http://www.anti-ahmadiyya.org

"مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" مولوی ثناء اللہ صاحب کو بجائے
قسم کھانے کے بالمقابل دعا کے ذریعہ فیصلہ کرنے کی طرف بلایا۔"

(آیۃ اللہ۔ مصنفہ مولوی محمد علی ص ۱۶)

یہ بھی کہا گیا کہ مولوی ثناء اللہ نے خود بھی اس دعا کا نام مباہلہ رکھا تھا چنانچہ اُن کے رسالہ مرقع قادیانی میں اُن کے الفاظ یہ ہیں:

"ناظرین آگاہ ہوں گے کہ قادیانی کرشن نے ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء کو میرے
ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کیا تھا۔" (مرقع قادیانی بابت جون ۱۹۰۸ء ص ۱۸)

پس یہ دعا جب محض دعا نہیں بلکہ دعاء مباہلہ ہے اور مولوی ثناء اللہ نے اس کے جواب میں نہ دعا کی نہ آمین کہی بلکہ اس سے انکار کر دیا اس لئے یہ مباہلہ منعقد نہ ہوا۔ پس یہ دعا سند اور حجت نہ ہوئی۔

<u>اس کا جواب:</u> یہ ہے کہ اس میں شک نہیں کہ مباہلہ باب "مفاعلہ" جانبین سے ہوتا ہے یعنی دونوں فریق مقابلہ میں دعا کرتے ہیں مگر باب مفاعلہ کبھی ایک جانب سے بھی آجاتا ہے جیسے عربی میں مثال ہے عَاقَبْتُ اللِّصَّ میں نے چور کو سزا دی۔ حالانکہ عاقبت مفاعلہ سے ہے۔

میں نے جہاں اس دعا کو مباہلہ لکھا ہے اس کی دو وجہیں ہیں ایک تو اُسی مقام میں مذکور ہے جسے اَتباع مرزا نقل نہیں کرتے نہ لکھتے ہیں۔ ساری عبارت یوں ہے:

"مرزا قادیانی کو میرے حق میں دعا کئے ہوئے (جس کو وہ اور اُن کے دام
افتادہ مباہلہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں) آج کامل ایک سال سے کچھ زیادہ گزر
چکے ہیں۔" (حوالہ ایضاً ص ۱۹)

پس میرا اُس دعا کو "مباہلہ" لکھنا ایک تو مقابلۃً الزامی تھا۔ دوم "مفاعلہ" کے معنی ثانی یعنی جانب واحد کی دعا ہے جس کی مثال خود مرزا قادیانی کی کتب میں بکثرت ملتی ہے۔

مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری نے مرزا صاحب کے حق میں یہ دعا کی تھی:

"یا مالک الملک جیسا کہ تو نے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مؤلف مجمع البحار الانوار کی دعا اور سعی سے اس مہدیٔ کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑا غارت کیا تھا ویسا ہی دعا و التجا اس فقیر قصوری کان اللہ لہ سے (جو سچے دل سے تیرے دین متین کی تائید میں حتی الوسع ساعی ہے) مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو توبۃ النصوح کی توفیق رفیق فرما اور اگر یہ مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیتِ فرقانی کا بنا۔" فقطع دابر القوم الذین ظلموا و الحمد للہ رب العالمین

http://www.anti-ahmadiyya.org

انک علی کل شیء قدیر ، وبالاجابة جدیر . اٰمین." (فتح رحمانی ص۲۶، ۲۷)

یہ دعا محض ایک جانب سے ہے۔ دونوں جانب سے نہیں تاہم اس کو مرزا قادیانی ''مباہلہ'' کہتے ہیں۔ آپ کے یہ الفاظ ہیں:

''مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنے طور پر مجھ سے مباہلہ کیا اور اپنی کتاب میں دعا کی کہ جو کاذب ہے خدا اُس کو ہلاک کرے۔'' (حقیقۃ الوحی ص ۲۲۸۔ خزائن ج ۲۲ ص ۲۳۹)

برادران! جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے مقدمہ میں فریق مدعی کے گھر سے ایک شاہد گزرا تھا۔ جس پر مقدمہ بحق یوسفؑ فیصلہ ہوا تھا، میرے مقدمہ میں بھی مرزا قادیانی کے گھر کا ایک معتبر گواہ اُس کا صاحبزادہ موجودہ خلیفۂ قادیان میرا گواہ ہے۔ جنہوں نے میری عبارت میں مباہلہ بمعنی جانبین سمجھ کر میری سخت تردید کی ہے۔ چنانچہ اُن کے الفاظ یہ ہیں:

''حضرت اقدس (مرزا) کی وفات کے بعد ثناء اللہ نے ایک اشتہار دیا ہے اور اس میں لکھا ہے کہ مرزا بوجہ میرے ساتھ مباہلہ کرنے کے ہلاک ہوا اور میری زندگی ہی میں فوت ہو گیا ...... یہ شخص اپنی معمولی شوخی کے مطابق اس دعا کا نام مباہلہ رکھتا ہے جس کا انکار بھی کر چکا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت اقدس کے برخلاف مضمون لکھتا ہوا لکھتا ہے کہ مباہلہ اُس کو کہتے ہیں جو فریقین مباہلہ پر قسمیں کھائیں۔ پھر اسی مضمون میں آگے چل کر لکھتا ہے قسم اور ہے اور مباہلہ اور ہے۔ قسم کو مباہلہ کہنا آپ (مرزا) جیسے ہی راست گوؤں کا کام ہے اور کسی کا نہیں۔ اب ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے جب خود ہی یہ فیصلہ کیا ہے کہ مقابلہ پر قسمیں کھانے کا نام مباہلہ ہے اور اس کے سوا کسی اور بات کو مباہلہ قرار دینا راست گوئی کے خلاف ہے اور بالکل جھوٹ ہے تو اب اس کا اس دعا کو جو کہ حضرت صاحب (مرزا) نے شائع کی تھی مباہلہ قرار دینا افتراء نہیں تو اور کیا ہے۔ اس دعا میں نہ تو حضرت صاحب نے قسم کھائی ہے نہ ثناء اللہ نے۔ پھر باوجود اس کے اس کو مباہلہ قرار دینا خود اسی فیصلہ کے مطابق اس کو جھوٹا ثابت کرتا ہے۔ پس ناظرین کو چاہئے کہ وہ اس کے مکر اور فریب میں نہ آئیں۔'' (محمود۔ در تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۶، ۷۔ ص ۲۸۴)

ناظرین کرام! اس گھر کے شاہد کی شہادت سے صاف عیاں ہے کہ آخری فیصلہ محض دعا سے چاہا گیا تھا مباہلہ سے نہیں۔

شہادتِ مرزا: اب میں بیرونی شہادت سے فراغت حاصل کر کے خود مرزا قادیانی کا بیان پیش کرتا ہوں:

بیانِ اول: خود ہی اشتہارِ مرزا موجود ہے کیونکہ سارے اشتہار میں ایک لفظ بھی مباہلہ یا مباہلہ

http://www.anti-ahmadiyya.org

کے معنی کا نہیں بلکہ صاف لکھا ہے کہ

"محض دعا سے فیصلہ چاہا گیا"

یہ کافی سے زیادہ ثبوت ہے کہ یہ درخواست محض دعا تھی مباہلہ نہ تھا۔

دوسرا بیان: مرزا قادیانی کو میں نے ایک خط لکھا تھا جس کے جواب میں اُن کے مامور محرر ڈاک نے خط لکھا اور قادیانی اخبار بدر میں انہوں نے چھپوا بھی دیا جو یہ ہے:

(نقل خط بنام مولوی ثناء اللہ صاحب)

"آپ کا رجسٹری شدہ کارڈ مرسلہ ۳/ جون ۱۹۰۷ء حضرت مسیح موعود (مرزا) کی خدمت میں پہنچا جس میں آپ نے ۴/ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر کا حوالہ دے کر کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ مانگا ہے۔ اس کے جواب میں آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ کی طرف حقیقۃ الوحی بھیجنے کا ارادہ اس وقت ظاہر کیا گیا تھا جبکہ آپ کو مباہلہ کے واسطے لکھا گیا تھا تا کہ مباہلہ سے پہلے آپ کتاب پڑھ لیتے مگر چونکہ آپ نے اپنے واسطے تعیُّن عذاب کی خواہش ظاہر کی اور بغیر اس کے مباہلہ سے انکار کر کے اپنے لئے فرار کی ایک راہ نکالی اس واسطے مشیّتِ ایزدی سے آپ کو دوسری راہ سے پکڑا اور حضرت حجۃ اللہ (مرزا) کے قلب میں آپ کے واسطے ایک دعا کی تحریک کر کے فیصلہ کا ایک اور طریق اختیار کیا۔ اس واسطے مباہلہ کے ساتھ جو اور شروط تھے وہ سب کے سب بوجہ نا قرار پانے مباہلہ کے منسوخ ہوئے لہٰذا آپ کی طرف کتاب بھیجنے کی ضرورت نہ رہی۔"

(خادم مسیح موعود۔ محمد صادق عُفی عنہ قادیان۔ ۵/ مئی ۱۹۰۷ء)

اس میں بھی صاف مذکور ہے کہ سلسلہ مباہلہ ختم ہو کر مرزا قادیانی نے خدا کے اِلقا سے یہ دعا کی تھی۔ اس کو مباہلہ سے جوڑنا مرزا قادیانی کی اس تصریح کے خلاف ہے۔

تیسرا بیان مرزا: مرزا قادیانی کی زندگی میں اخبار بدر قادیاں میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں یہ الفاظ درج تھے:

"حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا صاحب) نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ کے عنوان کا ایک اشتہار دے دیا جس میں محض دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا گیا ہے نہ کہ مباہلہ کیا گیا ہے۔" (اخبار بدر ۲۲/ اگست ۱۹۰۷ء ص ۸ کالم ۱)

http://www.anti-ahmadiyya.org

اصول حدیث کی شہادت: اصول حدیث میں یہ مسئلہ مصرح ہے کہ جو فعل یا قول حضرت رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہوا ہو اور آنحضور ﷺ نے اُس پر خاموشی فرمائی ہو اُس کو بھی حدیث مرفوع تقریری (حدیث رسولؐ) نام رکھتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی زندگی میں قادیانی اخبار میں ایک مضمون چھپے اور مرزا قادیانی اُس پر خاموش رہیں تو بحکم اصولِ مذکور یہ بیان بھی بیانِ مرزا کہا جائے گا۔

چوتھا بیان: مولوی احسن امروہوی جو مرزا قادیانی کے فرشتہ تھے فرماتے ہیں:

"سلمنا کہ حضرت اقدس نے محض دعا کے طور پر فیصلہ چاہا تھا لیکن اس خط میں صاف لکھا ہوا ہے کہ یہ دعا کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں ہے۔ اس دعا کے وحی اور الہام نہ ہونے کا ابوالوفاء صاحب کو بھی اقرار ہے۔ آگے رہی صرف دعا بغیر وحی اور الہام کے۔ سو حضرت اقدس کا یہ دعا کرنا آپ کی صداقت کی بڑی پکی دلیل ہے۔ اگر آپ کو اپنے منجانب اللہ ہونے کا قطعی طور پر یقین کامل نہ ہوتا تو ایسے الفاظ سے دعا کیوں کرتے جو اس خط میں مذکور ہیں اور ایسی دعائیں تو حضرت سید المرسلین اور خاتم النبیین کی بھی قبول نہیں ہوئی ہیں۔ کما قال اللہ تعالی "لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ"۔

(ریویو آف ریلیجنز قادیاں ج ۷ نمبر ۶، ۷۔ بابت جون و جولائی ۱۹۰۸ء ص ۲۳۸)

میں کہتا ہوں: جس دعا کو رسول اللہ ﷺ نے موجب فیصلہ قرار دیا ہو اور خدا نے اُس کی قبولیت کا الہام کیا ہو وہ قبول نہ ہوئی ہو اُس کی مثال یا نظیر کوئی نہیں۔ سچے ہو تو دکھاؤ۔ مرزا قادیانی کا الہام قبولیت کا درجہ پا چکا جیسا کہ پہلے ہم عرض کر آئے۔

بہر حال وجوہِ مذکورہ سے صاف ثابت ہے کہ مرزا قادیانی کا آخری فیصلہ محض دعا کے ذریعہ تھا مباہلہ سے نہیں تھا۔ میں نے جو اُس کو مباہلہ لکھا تھا وہ الزاماً لکھا تھا۔ نیز اُس کے معنی یکطرفہ دعا کے تھے۔ جانبین سے مباہلہ کے نہ تھے۔ جیسا کہ مفصل ہم بتا چکے ہیں اور شہادتیں بھی پیش کر چکے ہیں۔ فالحمد للہ۔

دوسرا عذر: یہ کرتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ نے یہ دعا سن کر منظور نہیں کی۔ بلکہ اپنے اخبار "اہلحدیث" ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں صاف لکھا کہ مجھے یہ صورت منظور نہیں نہ کوئی دانا اسے قبول کر سکتا ہے۔

اس کا جواب: مرزا قادیانی کے ایک مرید بلکہ (علیٰ قولہ) خلیفہ موعود مولوی عبداللہ تیماپوری (دکن) نے بہت اچھا منصفانہ جواب دیا ہے۔ لکھتے ہیں:

http://www.anti-ahmadiyya.org

"جواب دیا جاتا ہے ثناء اللہ نے اس دعا کو منظور نہیں کیا۔ کیا مظلوم [1] کی دعا قبول ہونے کے لئے ظالم کی رضامندی شرط ہوا کرتی ہے۔" (ہرگز نہیں)

(کتاب میزان حشر۔ مصنفہ مولوی عبداللہ تیماپوری ص ۱۱)

میں کہتا ہوں: میں نے کسی نیت سے انکار کیا لیکن میرے انکار کا نتیجہ یہ کیوں ہوا کہ عزرائیل بجائے میرے، مرزا قادیانی کے پاس چلا جائے بحالیکہ مرزا قادیانی نے اس اشتہار میں صاف لکھا ہے:

"مولوی ثناء اللہ جو چاہیں لکھیں، اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔"

تنبیہ: ناظرین کرام! ایک بات ابھی آپ کی توجہ میں لانی باقی ہے وہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے اشتہار کی ابتدا اور انتہا ملاحظہ فرمائیں۔ شروع میں آیت لکھی ہے:

" يَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ "

یہ قرآن مجید کی آیت ہے اس کا ترجمہ یہ ہے "اے محمد (رسول اللہ ﷺ) آپ سے پوچھتے ہیں یہ قرآن سچ ہے آپ کہئے خدا کی قسم یہ سچ ہے۔"

اس آیت کو مرزا قادیانی نے یہاں محض اس لئے لکھا کہ یہ میری دعا خدا کی طرف سے حق اور فیصلہ کن ہے۔ آخر اشتہار کی دعا یہ ہے:

" رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ . "

یہ دعا شعیب علیہ السلام کی ہے جو مرزا قادیانی نے اہل حق اور اہل باطل میں فیصلہ ہونے کے لئے کی ہے جس کے جواب میں خدا نے الہام فرمایا تھا:

"اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ" (میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کروں گا)"

(ملفوظات ج۹ ص ۲۶۸)

وہ ابھی منتظر ہیں......

امت مرزائیہ اپنے کمال اعتقاد سے ابھی یہ بات دل میں بٹھائے ہوئے ہے کہ مولوی ثناء اللہ حسب دعا مرزا مرے گا۔ چنانچہ حکیم نورالدین خلیفہ اول قادیان کے زمانہ میں رسالہ ریویو قادیان میں حسرت بھرا مضمون نکلا تھا جس کے آخری الفاظ یہ ہیں:

"ہم تو اس بات کو اب بھی مانتے ہیں کہ حضرت (مرزا) صاحب کی بددعا اس

---

[1] مظلوم سے مراد آپ کی مرزا صاحب ہیں اور ظالم سے یہ خاکسار ہے۔ (مصنف)

http://www.anti-ahmadiyya.org

کے حق میں منظور ہوئی اور وہ اس کا نتیجہ بھی انشاء اللہ دیکھ لے گا۔"

(محمد علی حال امیر جماعت لاہور اڈیٹر ریویو نمبر ۷ جلد ۷ ص ۲۹۸ بابت جون جولائی ۱۹۰۸ء)

اس حوالے سے بالوضاحت ثابت ہوتا ہے کہ آخری فیصلہ والا اعلان محض دعا تھا۔ مباہلہ نہ تھا۔ اور وہ دعا ضرور قبول ہوئی۔ مگر نتیجہ وہی نکلا جو خدا کے علم میں تھا یعنی......

"کاذب صادق کی حیٰوۃ میں مر گیا"

باوجود اس کے اُمتِ مرزا کو ابھی انتظار ہے تو اس کا جواب وہی ہے جو قرآن مجید میں ارشاد ہے:

" يَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَائِرَ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ " (توبہ: ۹۸)

فالحمد لِلّٰہ رب العالمین:

سچ ہے:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
قول کا پکا تھا پہلے مر گیا

......☆......

ناکامیٔ مرزا

مرزا قادیانی نے دعوے تو بڑے لمبے چوڑے کئے مگر اپنا آنا جس کام کے لئے بتایا تھا اُس کام میں کامیاب نہ ہوئے۔ وہ کام کیا تھے بغیر تاویل وتحریف کے اُنہی کے الفاظ میں ہم بتاتے ہیں۔ مرزا صاحب نے صاف لفظوں میں بتایا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں تمام قومیں ایک اسلامی قوم ہو جائیں گی۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

"چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گزرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اس زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قربِ قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اس امت میں سے ایک نائب مقرر کیا...... جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے۔ اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔ پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہولے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے: " هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ "

(چشمہ معرفت ص۸۲٬۸۳۔ خزائن ج۲۳ ص۹۰٬۹۱)

اس عبارت میں گو بصیغۂ غائب مضمون ادا کیا ہے لیکن مراد اس سے ذات خاص (مرزا قادیانی) ہے۔ اس مضمون کے بتانے کو خود آپ ہی کے الفاظ پیش ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"میرے آنے کے دو مقصد ہیں مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے...... اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے۔ دنیا اس کو بھول جائے خدائے واحد کی عبادت ہو۔"

(قول مرزا در الحکم ج۹ نمبر۲۵۔ ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء، ۱۳ جمادی الاول ۱۳۲۳ھ ص۱۰)

ان عبارتوں کے ملانے سے مضمون صاف ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے وقت دنیا میں اسلام ہی اسلام دین ہوگا باقی سب مٹ جائیں گے۔

ان حوالجات کی تکمیل کے لئے ایک حوالہ اور نا قابل دید وشنید ہے:

" هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ " یہ آیت جسمانی اور سیاستِ ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعے سے ظہور میں آئے گا اور جب مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا......"

(براہین احمدیہ جلد چہارم حاشیہ ص۴۹۸، ۴۹۹۔ خزائن ج۱ حاشیہ ص۵۹۳)

ان حوالجات سے بالکل واضح ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے وقت دنیا میں اسلام ہی اسلام دین ہوگا۔ دگر ہیچ۔ اسلام بھی زمانہ صحابہ کے اسلام کا مثیل اور اگر یہ نہ ہو تو اس کا نتیجہ بھی مرزا صاحب ہی کے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے آپ فرماتے ہیں:

http://www.anti-ahmadiyya.org

''میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علّت غائی ظہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں۔ بس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود و مہدی معہود کو کرنا چاہئے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔''

(قول غلام احمد در بدر قادیان ج ۲ نمبر ۲۹ ص ۴۔ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء۔

منقول از ''المہدی'' نمبر ۱ ص ۴۳ از حکیم محمد حسین قادیانی لاہوری)

سوال قابل غور: کیا ایسا ہوا؟ اس کا جواب دینے کی ضرورت نہیں۔ کفر پر اسلام غالب ہونے کے بجائے کفر اسلامی بلاد پر غالب آ رہا ہے نہ صرف بلادِ اسلامیہ پر بلکہ قلوب پر بھی کفر کا غلبہ ہو رہا ہے۔ مسلمانوں میں فسق و فجور شرک اور کفر دین بن رہا ہے۔ بہت سے فرزندان اسلام داخل کفر ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں ذلت اور مسکنت ان پر غالب آ رہی ہے خدا کی پناہ۔ حالانکہ مرزا قادیانی مسیح موعود بن کر آئے اور آ کر چلے بھی گئے۔ ایسی حالت میں کوئی عقلمند کہہ سکتا ہے کہ مرزا صاحب اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔ واقعاتِ صحیحہ کی بنا پر ہم تو اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُوْلِی الْاَبْصَارِ

☆

ضمیمہ

مرزا قادیانی نے اپنی علامات صدق میں ایک علامت ایسی بتائی ہے جس کے ساتھ کل دنیائے اسلام کو تعلق ہے۔ وہ مکہ۔ مدینہ (زاداللہ شرفہما) کے درمیان ریل کا جاری ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

''آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی۔ مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ میں وہی ہوں جس کے وقت میں اونٹ بے کار ہو گئے۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

اور پیشگوئی آیت کریمہ "واذالعشار عطلت" پوری ہوئی۔ اور پیشگوئی حدیث "ولیترکن القلاص فلا یسعی علیہا" نے اپنی پوری چمک دکھلادی۔ یہاں تک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل طیار ہو رہی ہے یہی اُس پیشگوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔" (اعجاز احمدی ص۲۔ خزائن ج۱۹ ص۱۰۸)

ناظرین خصوصاً حضرات حجاج!

کیا آپ نے سنا' یا سفر حجاز میں دیکھا کہ سفر حج میں اونٹ بیکار ہو گئے اور ریل وہاں جاری ہے؟ (ہرگز ہرگز نہیں) پس جس شخص نے کہا تھا کہ مکہ اور مدینہ میں ریل کا جاری ہونا میری صداقت کی علامت ہے' جب وہ علامت نہ پائی گئی تو وہ کون ہوا؟ بحالیکہ وہ آج سے ۲۲ سال پہلے فوت ہو چکا اور ریل آج تک بھی نہیں پائی گئی۔ اور مدعی آیا اور چلا گیا۔ افسوس......!!

الی اللہ المشتکی علی ما یقولون وھفا. فاٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین. وصلی اللہ علی رسولہ والہٖ واصحابہ اجمعین.

انا الخادم لدین اللہ
ابوالوفاء ثناءاللہ
من بلدہ امرتسر
۱۳۴۹ھ

http://www.anti-ahmadiyya.org